قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین
نور و بشر
از قلم:
استاذ العلماء حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
ناشر ناظم مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

۷۸۶
۹۲

يَا اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَعْرِفْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ

اے ابوبکر مجھے میرے رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا

ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں اور آپ کی بشریت بھی حق ہے۔

تصنیف لطیف

حضرت مولانا مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاول پور

استفسار

از ہارون آباد

حضرت مولٰنا اُویسی صاحب مدظلہ،

سلام مسنون! ایک پمفلٹ روانہ ہے۔ اُس کے چند سوالات ہمیں کھٹک
ہیں۔ آپ اُن کے جوابات لکھ کر بھیجیے۔

فقط۔ والسّلام

محمد اختر۔ تحصیل ہارون آباد۔ ضلع بہاول نگر

عزیز محترم سلّمہ ربّہٗ

وعلیکم السّلام ثم السّلام علیکم ورحمتہ اللہ

فقیر کو مصروفیت ہے۔ مختصر سے جوابات حاضر ہیں۔ یاد رہے کہ
پمفلٹ کی عبارت سوال کے طور اور فقیر کا جواب نیچے ملاحظہ ہو۔

فقط والسّلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ بہاولپور

سوال "یہ بات مسلمانوں کو پریشان کئے ہوئے ہے کہ آیا پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نور (LIGHT) تھے یا البشر (HUMAN-BEING)"۔

مسلمان کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسلمان کو تو اطمینان ہے

جواب کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جامہ بشریت میں تشریف لائے ہیں اور آپ کی حقیقت نور ہے۔ باقی رہی پریشانی، تو البتہ منافق حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی پریشان تھے کہ حضور علیہ السلام کیا ہیں اور اب بھی ایسے لوگوں کے ذہنوں میں وہی نشہ ہے اسی لئے پریشان ہیں انہیں کہہ دو کہ تمہیں یہ پریشانی آج تھوڑی ہے کل قبر میں اور پھر میدانِ محشر میں اور بڑھ جائیگی۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

غیر مقلد وہابی حضور علیہ السلام کو حیات النبی نہیں مانتے۔ اس کا ثبوت ان کی بڑی کتابوں میں ملتا ہے۔ دو ورقہ پمفلٹ میں اسی لئے لکھا گیا کہ "آیا پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نور تھے یا بشر" یعنے زمانہ ماضی بعید میں تھے اب (معاذ اللہ) نہیں۔ نہ فیصلہ ہو سکتا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اہلسنت کا عقیدہ:۔ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اب بھی ویسے زندہ ہیں جیسے چودہ سو سال پہلے۔ اسی لئے ہم پڑھتے ہیں۔ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" یعنی اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور علیہ السلام

اللہ کے رسول ہیں۔

غیر مقلدین کہتے ہوں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے۔ تبھی تو لکھا کہ نور تھے یا بشر۔

سوال "تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں لاشریک ہیں اور بعد از خدا آپ ہی بزرگ ہیں آپ کا یہ مقام عالی مقرر ہو چکا۔ اب اگر آپ نور ہیں تو اس سے آپ کا درجہ مبارک بڑھ نہیں سکتا۔ اور اگر آپ بشر ہیں تو آپ کی شان اقدس گھٹ نہیں سکتی۔ لہٰذا اب دیکھا جائے کہ فی الواقعہ آپ ہیں کیا۔"

جواب (۱) مخالفین کے اتنا حواس باختہ ہیں۔ دُرود صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ادھر تو کہتے ہیں بدعت ہے کیونکہ حضور علیہ السلام سے صرف درود ابراہیمی ثابت ہے اور بس اور ادھر خود اس بدعت[ع] کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(۲) حضور صلے اللہ علیہ وسلم بمعنے حاضر۔ لیکن ان کے عقیدہ پر جو بھی حضور علیہ السلام کو حاضر مانے یا لکھے وہ پکا مشرک۔ اس کی نکاح عورت سے خارج۔ اب خود اپنے رسالوں میں تحریروں میں کہتے ہیں۔ یہ فتویٰ بفضلہ تعالےٰ اب ان پر ہی موزوں ہے کیونکہ بلا سوچے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر کہنے اور لکھنے لگ

ع ہمارے نزدیک یہ بدعت حسنہ ہے فلہٰذا ہمارے نزدیک نبی پاک صلی اللہ

گئے اور ہم تو بفضلہ تعالے بڑے زوردار دلائل سے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ تحقیق کیلئے فقیر کی کتاب "تسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر والناظر" کا مطالعہ کیجئے۔

(۳) حضور علیہ السّلام کو حضور کہنا بدعت ہے۔ غیر مقلدین حضور علیہ السّلام کو حضور کہکر اور لکھ کر اپنے بدعتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اور

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٍ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

کے تحت جہنم کے ایندھن ہوئے۔

(۴) حضور علیہ السلام کے لئے پورے درود لکھنے کے بجائے (ﷺ) لکھنا محرومی ہے حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالے کے علاوہ متعدد فقہاؔ و محدثین نے ایسے ہی لکھا ہے۔

نورانیت کا ثبوت

ہم اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بے مثل بشر مانتے ہیں اور نور۔ چند ایک دلائل آپکی نورانیت کے متعلق ملاحظہ ہوں۔

علیہ وسلم کو حضور کہنا جائز ہے۔

ع۔ یعنے بدعت حسنہ جو ہمارے نزدیک جائز ہے اور غیر مقلدین کے نزدیک اُس کا ارتکاب جہنم میں جانا ہے۔ تفصیل کیلئے فقیر کا رسالہ "کراہت صلعم فضیلت صلی اللہ علیہ وسلم" ۱۲

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ.

تحقیق اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کیجانب
سے نور یعنی سید دوعالم حضرت محمد مصط
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب مبین یعنی قرآن مج

قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔

بیشک اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے
رب کی طرف سے روشن دلیل آئی اور
ہم نے تمہارے اوپر چمکتا ہوا ظاہر نور
نازل کیا۔

ہر دو آیتوں میں نورٌ، برہان اور نورًا مبینًا سے مراد جملہ مفسرین کے متفقہ
اقوال کی روشنی میں سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کی ذات ستودہ صفات مراد ہے
جو ایک ایماندار سلیم الطبع اور صاحب فہم و دانش کے اعتماد و یقین کیلئے کافی ہے مگر
جن کے دلوں میں شکوک و شبہات کے لاتعداد گندے کیڑے پیدا ہو گئے ہیں
اُن کے حق میں دلیل و برہان کا دفتر بھی ناکافی ہے۔

چنانچہ ان واضح قرآنی بیانات کے باوجود بھی کتنے جاہلوں نے نورانیتِ
مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ام الارض والسماء کا کھلے لفظوں میں انکار کر دیا اور اب
تک اپنی اسی بدعقیدگی اور گندی ذہنیت پر قائم ہیں۔

احادیث شریف

امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے شاگرد اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، کے اور امام بخاری و امام مسلم کے اُستاذ الاستاذ حافظ الحدیث احد الاعلام عبد الرزاق ابوبکر بن صوام نے اپنی تصنیف میں حضرت سیدنا و ابن سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ
عَنْ اَوَّلِ شَیْئٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ
قَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ
نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرَ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَۃِ
حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ
لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّۃٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَکٌ وَّلَا سَمَاءٌ
وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنِّیٌّ وَّلَا اِنْسِیٌّ فَلَمَّا
اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذٰلِکَ النُّوْرَ اَرْبَعَۃَ
اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَ
مِنَ الثَّانِیْ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَّمَ
الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَرْبَعَۃَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ السَّمٰوٰتِ

وَمِنَ الثَّانِی الْاَرَضِیْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّۃَ وَ النَّارَ ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَۃَ اَجْزَاءٍ ر الحدیث، المواہب

ترجمہ: یعنی وہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتا دیجیے کہ سب سے پہلے اللہ عزّوجل نے کیا چیز بنائی۔ فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالےٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نُور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دَورہ کرتا رہا۔ اُس وقت لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔ اس نور کے چار حصے بنائے۔ پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ الیٰ آخر الحدیث۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کیا اور بہت کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے مثلاً دلائل النبوۃ، ابونعیم، مدارج النبوۃ، خصائص کبریٰ وغیرہ۔

(۲) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قَدْ قَالَ الْاَشْعَرِیُّ اِنَّہٗ تَعَالٰی نُوْرٌ لَیْسَ کَالْاَنْوَارِ وَالرُّوْحُ النَّبَوِیَّۃُ الْقُدْسِیَّۃُ لَمْعَۃٌ مِّنْ نُّوْرِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ شَرَرُ تِلْکَ الْاَنْوَارِ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ مِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ

وَغَیْرَہٗ مِمَّا فِیْ مَعْنَاہُ۔

ترجمہ: یعنی امام اجل سیدنا ابو الحسن اشعری قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نور ہے مگر اور نوروں کی طرح نہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔

اقوالِ علمائے ربانی

(۱) مولٰنا عبد الحق محدّث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

انبیاء مخلوق اند از اسمائے ذاتیہ حق، اولیاء از اسمائے صفاتیہ و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ وسید رسل مخلوق است از ذاتِ حق وظہور حق در وے بالذات است

ف: لیکن ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں معاذ اللہ ذاتِ الٰہی کا کل حصہ یا کل ذات بنی ہو گیا۔ کیونکہ اللہ عزوجل حصے ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواہ کسی شئے کو جز ذاتِ الٰہی، خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ و رسول جانیں۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالے

علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔ عالم میں ذاتِ رسول کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔ جس پر حدیث
یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔ (مطالع المسرات) شاہد ہے۔
بلاتشبیہ و بلاتمثیل یوں سمجھ لیجئے کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل
آئینہ پر تجلی کی جس سے آئینہ چمک اٹھا اور اس کے نور سے دیگر آئینے۔ پانیوں کے
چشمے اور ہوائیں وغیرہ روشن و تابناک بن گئیں۔ ؎

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا من نگری انجمنے ساختہ اند

سوال اگر کوئی شخص اپنی کج فہمی و نادانی کا ثبوت دیتا ہوا کہے کہ تمام
عالم نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے بغیر اس کی تقسیم کے
کسطرح بنا؟

جواب تو اس کا جواب اس طرح دیا جائے گا کہ وہ نور بالذات منقسم
نہیں ہوا بلکہ اس کی شعاعیں منقسم ہوئی ہیں جیسے ہزار آئینوں
میں آفتاب کا نور چمکے۔ جیسے ایک چراغ کی لو سے ہزاروں لاکھوں چراغ
جل اٹھیں۔ جس سے نہ تو ذاتِ آفتاب میں کچھ فرق آیا اور نہ عینِ چراغ
میں ؎

خَالِقُ کُلِّ الْوَرٰی رَبُّکَ لَا غَیْرُہٗ
نُوْرُکَ کُلِّ الْوَرٰی غَیْرُکَ لَمْ لَیْسَ۔ لَنْ

(۲) امام اجل محمد بوصیری قدس سرہٗ ام القریٰ میں عرض کرتے ہیں کہ
کَیْفَ تَرْقٰی رُقِیَّکَ الْاَنْبِیَاءُ یَا سَمَاءً مَا طَاوَلَتْهَا سَمَاءُ

لَمْ یُسَاوُوْکَ فِیْ عُلَاکَ وَقَدْحَا
اِلَسَّامِنْکَ دُوْنَھُمْ وَسَنَاءُ
اِنَّمَا مَثَّلُوْا صِفَاتِکَ لِلنَّاس
کَمَا مَثَّلَ النُّجُوْمَ الْمَاءُ

یعنی انبیاء حضور کی سی ترقی کیونکر کریں۔ اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں مقابلہ نہ کیا۔ انبیاء حضور کے کمالات عالیہ میں حضور کے ہمسر نہ ہوئے۔ حضور کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور تک پہنچنے سے روک دیا۔ وہ تو حضور کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ جیسے ستاروں کا عکس پانی دکھاتا ہے۔

۳۔ مطالع شریف میں ہے۔

اِسْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْیٖ لِحَیَاۃِ جَمِیْعِ الْکَوْنِ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ رُوْحُہٗ وَحَیَاتُہٗ وَسَبَبُ وُجُوْدِہٖ وَبَقَائِہٖ۔

ترجمہ: حضور اقدس کا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک محی ہے۔ زندہ فرمانے والے اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود و

بقا کے سبب ہیں۔ غرضیکہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلّی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں۔ باقی سب اُن کے عکس و ظہور ہیں۔

(۴) حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ ؎

تو اصل وجود آمدی از نخست
وگر ہرچہ موجود شد فرع تست

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نورہا پرتو نور اوست

اسی طرح تمام اسلاف کا عقیدہ ہے لیکن وہابیت خود بزرگوں کے طریقے کو غلط کہتی ہے پھر اس کا علاج کیا۔

سوال "اگر یہ کہا جائے کہ آپ اللہ تبارک وتعالےٰ کے ذاتی نور ہیں تو لازم آئے گا کہ آپ غیر مخلوق ہیں۔ کیونکہ اللہ کا ذاتی نور غیر مخلوق ہے۔ یہ بات اسلامی عقائد کے خلاف ہے اور کسی مسلمان کو اس سے انکار نہیں کہ حضور اللہ کے بغیر خلق (بہترین مخلوق) اور اس کے عبد اور بندے ہیں۔"

جواب اگر مگر کی ایسی لاعلاج بیماری ہے جسے چمٹ جائے پھر وہ جہنم میں
پہونچنے کے بعد بھی اس خبط سے باز نہیں آتا۔ چنانچہ شیطان لعین کو دیکھئے
کہ اُس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اگر خلیفہ ہیں تو مٹی سے کیوں بنے ہیں۔ اب
بھی انکاری ہے پھر جب جہنم میں پہونچیگا تو بھی اسی عقیدہ پر جما رہے گا
اسی طرح یہی بیماری آج کل کے لوگوں کی ہے کہ وہ ہر وقت اسی خبط میں ہیں
اگر حضور علیہ السّلام نور خدا تھے تو کھاتے پیتے کیوں رہے، اگر نور تھے تو نکاح
کیوں کئے، اگر نور تھے تو بچے کیوں جنے۔ اگر۔۔۔۔ اگر۔۔۔۔ اگر۔۔۔ اگر
۔۔۔۔ اگر۔۔۔۔

کچھ یہی بیماری اسی سوال میں ہے کہ اگر حضور علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے
ذاتی نور ہیں تو لازم آئیگا کہ آپ غیر مخلوق ہیں۔ نامعلوم یہ لازمہ حضور علیہ السلام
کے لئے نظر آیا ہے یا دوسری اشیاء کیلئے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ	میں نے آدم علیہ السلام میں اپنی رُوح پھونکی
اور عیسٰی علیہ السلام کے لئے فرمایا۔	
وَاَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ	اور اُسے ڈالا اللہ تعالےٰ نے بی بی مریم کی طرف اور وہ (عیسٰی علیہ السلام) اللہ تعالےٰ کی رُوح سے ہیں۔

کیا یہ لوگ حضرت آدم و حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السّلام کو خدا تعالیٰ کی روح نہیں مانتے۔ مانتے ہیں تو کیا حضرات بھی غیر مخلوق ہیں (معاذ اللہ) اگر کوئی جواب دے کہ یہ اضافت تو تشریفی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام کے لئے بھی اضافت تشریفی مان لو تو کیا حرج ہے تاکہ مسند عبد الرزاق والی حدیث پر بھی عمل ہو جائے اور دنیا میں جھگڑا برپا نہ ہو۔ لیکن ایسا ماننا اُن کے لئے موت ہے اور سانپ کھا جائے ان کو اگر اضافت تشریفی مانیں۔ باقی ذاتی نور ہونا متشابہات سے ہے اور متشابہات احکام میں عقل کو دخل نہیں بنایا جاتا۔

سوال "اگر یہ مانا جائے کہ حضور علیہ السّلام اللہ تعالےٰ کے ذاتی نور ہیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ اللہ سے پیدا ہوئے اور اُس کے جزو ہیں۔ یہ بعینیہٖ وہی عقیدہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متعلق عیسائی رکھتے ہیں۔ جس کی تردید قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (اخلاص پ ۳۰)

"نہ اللہ سے کوئی پیدا ہوا۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔"

جواب وہی پرانی بات کہ اگر یہ ہوگا تو وہ ہوگا۔ کس لحاظ سے حضور علیہ السّلام کو اللہ تعالےٰ کا ذاتی نور ماننے سے حضور علیہ السّلام کا اللہ تعالےٰ سے پیدا ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے۔ یہ طرز عیسائیوں سے آپ حضرات نے سیکھی ہے

وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اس لئے کہ
تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح ہیں۔ کما قال "دروح
منہ" یہ شبہ اسوقت پیدا ہوسکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے انوار کو قابل
انقسام مانا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو منزہ و پاک ہے۔ نور کے جمیع اقسام
اسیطرح قابل تقسیم نہیں ہیں۔ مثلاً علم نور ہے لیکن اس میں انقسام کا کیا
معنے۔ روشنی نور کی ایک قسم ہے لیکن اس میں انقسام کا وہم ہی نہیں۔ سورج دنیا
پر ضیا پاشیاں فرما رہا ہے لیکن اس کے نور کی کوئی بھی تقسیم نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی اس
کی تقسیم کا کوئی قائل ہے۔ البتہ جب کسی مخالف کو اپنی گمراہی پھیلانی ہوتی
ہے تو وہ کوئی نہ کوئی غلط سہارا لے کر عوام کو بہکاتا ہے۔ جیسے عیسائیوں نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جز بنانے پر آیت "دروح منہ" کا سہارا لیا۔ عیسائی
تو ہیں ہی عیسائی۔ مجھے ان لوگوں پر حیرانی ہے کہ وہ ان کی تقلید میں اہلسنت کو
بدنام کرنے کے لئے ایک ایسا بہتان تراشا جس پر نہ خدا کا خوف کیا اور نہ اپنی بدنامی
سے ڈرے۔

لطیفہ جب ہم شروع شروع میں بہاول پور آئے تو ایک عظیم الشان جلسہ
کروایا جو نہایت کامیاب ہوا۔ دوسرے سال اسی طرح کا اجتماع
ہونیوالا تھا۔ عزیزم مولانا گل محمد اویسی صاحب منظوری لینے گئے تو ایس پی صاحب
نے فرمایا کہ مولانا تم عیسائیوں جیسا عقیدہ رکھتے ہو اور یہاں مسلمانوں کی اکثریت

ہے فلہذا جلسہ کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا حیران ہو گئے۔ ایس پی صاحب سے پوچھا۔

جناب۔ عیسائیوں والا عقیدہ کیسے۔

ایس پی صاحب نے فرمایا۔

کل پرسوں بہاول پور کے علماء کا وفد مجھے ملا اور کہا یہ جلسہ کرانیوالے لوگ حضور علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کے نور کا جز مانتے ہیں جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا جز ملتے ہیں۔

مولانا گل محمد اویسی صاحب نے ایس پی صاحب کو حضور علیہ السلام کی نورانیت کا مفہوم سمجھایا، اپنے عقائد بتلائے اور مخالفین کی چالاکی و عیاری کی روئیداد سنائی۔ تو ایس پی صاحب نے فرمایا۔

"یہی عقیدہ تو ہمارا ہے"۔

مولانا گل محمد اویسی صاحب نے فرمایا۔

جناب! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے تھے یہ ہمارے مخالف ہیں۔ ان کا کام یہی ہے کہ وہ ہمارے اوپر غلط الزام تراشیں اور عوام کو ہم سے بدظن کریں۔

"اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے

سوال قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۹۵ (بنی اسرائیل ۱)

(اے نبی کہیے پاک ہے میرا رب۔ کیا میں ایک پیغمبر بشر کے سوا بھی کچھ ہوں؟"

جواب یہ اعتراض ان لوگوں نے مرزائیوں سے سیکھا ہے یا یوں کہو کہ مرزائیوں نے ان سے سیکھا ہے کیونکہ جب یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تو ہمارے جیسے ہیں۔ پھر مرزائیوں نے کہا کہ جب وہ ہمارے جیسے ہیں تو پھر نبوت صرف اُن تک محدود کیوں۔ وہ بھی بشر ہم بھی بشر، وہ بھی نبی اور ہم بھی نبی۔

یہ جملہ آیت کا ایک ٹکڑا ہے۔ سالم آیت یوں ہے۔

وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھار خلالھا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملٰئکۃ قبیلا او یکون لک بیتا من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ، قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔

دراصل یہ آیت کفار کے ایک غلط عقیدہ کی تردید میں نازل ہوئی جس کا شانِ نزول[1] بتاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

سوال انما انا بشر اغضب کما یغضب البشر (مسلم)

(میں بشر ہوں۔ مجھے غصہ بھی بشروں کی طرح آتا ہے)"

جواب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلم حکمت بن کر تشریف لائے ہیں۔ ہر مسئلہ عملی طور خود کر کے سمجھایا۔ یہ حدیث بھی تواضع و انکسار کے باب سے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو سمجھایا کہ دیکھئے کہ میرے

---

[1] تفصیل فقیر کی تصنیف "شانِ نزول والا قرآن مجید" مترجم میں ہے

سے باوجودیکہ خدائی امور سرزد ہوئے لیکن خبردار نہ مجھے خدا سمجھو اور نہ ہی خدا کا بیٹا بلکہ
ایک بندہ خدا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر علیٰ نبینا و علیہم السلام کی
امت نے معمولی معجزے دیکھ کر اُن کو خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے بڑے کمالات و معجزات دکھلائے لیکن امت کو کبھی جرأت نہیں ہوئی کہ حضور
علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہے وہ صرف اسی وجہ سے کہ حضور علیہ السلام ہر وقت تواضع
وانکسار کا اظہار فرماتے رہتے اور ہر دل و دماغ میں عبدیت کا تصور بٹھا دیا۔

۲ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت کا انکار کرنے والے ہوتے
تو پھر ہمارے لئے یہ عبدیت مخالف ہوتی۔ جب ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
بشریت کے قائل ہیں پھر اعتراض کیسا۔ البتہ آپ کی بشریت اپنی جیسی بشریت نہیں
سمجھتے بلکہ آپ کی بشریت نوری مانتے ہیں۔

سوال

"بہار شریعت" میں لکھا ہے۔
نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے
وحی بھیجی ہو اور رسول بشر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول
ہیں۔

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت"
(جلد اول، عقائد متعلقہ نبوت صلا)
بہار شریعت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کی مصدقہ

ہے اور بریلوی مذہب کی نہایت معتبر کتاب ہے
بریلوی مذہب کے مایہ ناز عالم مفتی احمد یار خانصاحب گجراتی اپنی کتاب
جاء الحق میں لکھتے ہیں۔

محمدؐ بشرٌ لا کالبشر	یاقوتُ حجرٌ لا کالحجر
محمد بشر ہیں عام بشر نہیں	یاقوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں

مفتی صاحب نے نہایت عمدہ فیصلہ فرمادیا ہے اسی پر ہم ختم کرتے ہیں۔"

جواب سائل ہمارے اکابر کی عبارات پیش کرکے اپنی جہالت ثابت کر رہا ہے۔ ان غریبوں کو تاحال معلوم نہیں ہوسکا کہ ہم اہل سنت اللہ کے پیارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر مانتے ہیں لیکن اپنے جیسا نہیں اور حق یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے اس عقیدہ کو جانتے ہیں لیکن عوام میں انتشار پھیلانے کی غرض سے ایسے ہی لکھ اور کہہ دیتے ہیں۔ یہ ایسے ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ تو ایک جسم والا معبود ہے کیونکہ جیسے ہمارے ہاتھ ہیں وہ بھی تو اپنے ہاتھوں کا ثبوت دیتا ہے۔ کما قال۔ یداہ مبسوطتان (پ ۶) اُس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ اور فرمایا۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (پ ۲۶) | اللہ تعالےٰ کا ہاتھ اُن کے اوپر ہے۔

اور اُس کے پاؤں بھی ہیں۔

کماقال۔ یوم یکشف عن ساق پ ۲۹۔ جس دن کہ اللہ تعالٰے کی پنڈلی کھولی جائیگی

ظاہر ہے کہ پنڈلی پاؤں کی ہوتی ہے اور پاؤں بھی دو ہوں ورنہ لنگڑاپن ثابت

ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور فرمایا۔

لَا یَبْقٰی اِلَّا وَجْہُہٗ رَبِّکَ (پ ۲۷) سوائے تیرے رب کے چہرے کے اور کوئی باقی نہ رہیگا

وغیرہ وغیرہ احادیث ہیں تو اللہ کے جسم کے متعلق واضح الفاظ پائے جاتے

ہیں۔ ان آیات واحادیث کو لیکر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جیسا ہے تو بتاؤ اس

کو یہی جواب دیا جائیگا کہ اللہ کے اعضاء کے ہمارے اعضاء جیسے نہیں بلکہ اُس کی

شان کے لائق جیسے کہ وہ ہے اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت بھی

اُن کی شان کے لائق ہے۔ ہم تم اُن کے متعلق کیا کھوج لگا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی

ہم اس معاملہ میں ماموں من اللہ ہیں۔

ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ادب کا حکم ہے بلکہ جس بات میں

حضور علیہ السلام کی بے ادبی وگستاخی کا شائبہ ہو اُس سے بچنا لازمی ہے ورنہ ایمان

کی خیر نہیں۔ مزید ابحاث فقیر کے رسالہ "نور و بشر" حقیقت میں ہیں۔

فقیر نے مخالفین کے سوالات کے جوابات سے فراغت پائی تو معا یہ

مضمون ذہن میں اُترا کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت

اور نوری حقیقت کی سب سے بڑی بہتر اور اعلیٰ دلیل "آپ کا سایہ نہ تھا" ہے

اسی لئے رسالہ کے آخر میں تتمہ لگا کر چند حوالہ جات سپرد قلم کر رہا ہوں۔ اُمید

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذوق ایمانی میں اضافہ اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

نفیٔ سایہ رسول کی احادیث مبارکہ

(۱) قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّکَ عَلَی الْاَرْضِ لِئَلَّا یَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَہٗ عَلٰی ذَالِکَ الظِّلِّ۔

(تفسیر مدارک روح البیان وغیرھا)

امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ لَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ السِّرَاجِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ السِّرَاجِ۔

(زرقانی صـ ۲۲۰ جلد ۲ نسیم الریاض صـ ۲۸۲ ج ۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا نور سورج کے نور پر غالب آ جاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف فرما ہوتے تو آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب آجاتا۔

(۳) عَنْ ذَکْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ

(خصائص الکبریٰ صد ۶۸ امام جلال الدین سیوطی)

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج میں ہوتا تھا اور نہ چاند میں (یعنی جب سورج اور چاند کی روشنی ہوتی)

عُلماءکرام کی عبارات

(۱) لِاَنَّ ظِلَّ شَخْصِہٖ الشَّرِیْفِ کَانَ لَا یَظْھَرُ فِیْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِئَلَّا یُوْطَاءَ بِالْاَقْدَامِ؛

(سیرۃ حلبیہ شریف جلد ۲ صد ۴۲۲)

بے شک تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود پاک کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں نہ چاند کی چاندنی میں ظاہر ہوتا تاکہ اس پر کسی کے پاؤں نہ آئیں۔

(۲) وَمِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّتِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذَکَرَہٗ اِبْنُ سَبُعٍ لَا ظِلَّ شَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّہٗ

اور آپ کی نبوت کے دلائل میں سے بھی ہے کہ آپ کے وجود پاک کا سایہ نہ تھا نہ دھوپ میں اور نہ چاند کی چاندنی میں کیونکہ آپ نور ہیں اور ہر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نُوْرًا (اشفاء شریف ج ۲ ص ۲۶۲)

نور کا سایہ نہیں ہوتا

(۲) از خصوصیاتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بدن مبارکش دادہ بودند آن بود کہ سایۂ ایشان بر زمین نمی افتاد۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ آپکے بدن شریف کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

تفسیر عزیزی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

"او صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نبود در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است۔ چوں لطیف تر از وے در عالم نباشد اور اسایہ چہ صورت دارد"

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر شخص کا سایہ اس کے وجود سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود شریف سے کوئی چیز دنیا میں زیادہ لطیف نہیں تو پھر آپ کے جسم اطہر کا سایہ کیسے ہوتا۔

دفتر سوم مکتوب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

۵ شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالے
مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

"ونمی افتاد آنحضرت را سایہ
بر زمین کہ محل کثافت و نجاست است"

"یعنی حضور علیہ السلام کا سایہ زمین پر
نہیں پڑتا تھا اس لئے کہ وہ نجاست و
کثافت کی جگہ ہے۔"

مخالفین اہلسنت

"بتواتر ثابت است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند"

ترجمہ :۔ بتواتر ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

([illegible] صد ۸۵ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند اگست ۵۸ء صد ۱۵)

دیوبند کا فتویٰ الخصائص الکبریٰ ج ۱ صد ۶۸ میں حافظ سیوطی نے
مستقل ایک باب باندھا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ پڑتا تھا زمین پر اور آپ کے
جسم اطہر کا سایہ نہ تھا۔
پوری عبارت کتاب کی ذیل میں درج ہے جو استدلال کیلئے کافی

دوافی ہے۔

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکران انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر قال ابن سبع من خصائصہ ان ظلہ کان لا یقع علی الارض وانہ کان نوراً اذا کان اذا مشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل قال بعضھم ویشھد لہ حدیث قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نوراً انتھی بلفظہ

ترجمہ "یعنی حکیم ترمذی نے حضرت ذکوان سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ نظر آتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا حضور کے خصائص سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ آپ نور تھے اور جب دھوپ میں یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ بعض علماء نے فرمایا۔ اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں فرمایا کہ اے اللّٰہ مجھے نور کر دے۔

اور اس سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا سایہ اور اسی کے ہم معتقد ہیں واللّٰہ تعالیٰ اعلم

سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱۲/۷۷ھ دفتری ۳۹۸۶/۳۸

(ماہنامہ تجلی دیوبند مجموعہ فروری مارچ ۵۹ھ ص۱۱ کالم ۳ سطر ۱۸)

فیصلہ کُن بات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر مخالفین کے اپنے اکابر کہہ رہے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا ادھر چند گنتی کے ضدی مُلّا کہہ رہے ہیں کہ سایہ تھا منصف مزاج سوچے کہ ایک طرف جمگادڑ بولے، دوسری طرف ساری خُدائی تو بات کس کی حق ہوگی۔ یہاں یہی بات ہے کہ اسلام کے بہت بڑے اساطین فرماتے ہیں کہ سایہ نہ تھا مثلاً حافظ رزین[1] محدث وعلامہ ابن[2] سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ[3] قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ وامام عارف باللہ[4] سیدی جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہٗ وعلامہ[5] حُسین بن محمد دیار بکری واصحاب[6] سیرت شامی وسیرت حلبی وامام[8] علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس[9] الدین ابوالفرح ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ[11] شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و منح محمدیہ وفاضل[12] اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا[13] عبد الحق محدث دہلوی وجناب[14] الشیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و بحرالعلوم مولانا[15] عبد العلی لکھنوی وشیخ الحدیث مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان علم کو انکی شاگردی بلکہ ان کے کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں وہ خلفاً عن سلف ہمیشہ سے اپنی تصانیف میں

اسس کی تصریح کرتے آئے، لیکن یہ نہ ماننے والے مریض ضد میں ہوں تو ان کا کیا علاج۔

سربستہ راز

یہ ضد اسس وقت شروع ہوئی جب وہابی تحریک سے متاثر ہو کر ان کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھ د[illegible] کہ حضور علیہ السلام ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ایسے جیسے گاؤں کا چوہدری [illegible] بس وہ ہماری طرح بشر ہیں فرق یہ ہے کہ وہ نبی ہیں ہم نہیں! ب آسما[illegible] نیچے آجائے زمین اوپر تو بھی نہیں مانیں گے ورنہ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں اور [illegible] نورانیت و بشریت کا اجتماع ممتنع ہے جب ریل علیہ السلام دحیہ کلبی او[illegible] دوسرے انسانوں کی صورت میں بارہا بارگاہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء علی[illegible] السلام کے حضور میں حاضر ہوئے ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت [illegible] اور حضور علیہ السلام کے وصال کے وقت بشری صورت میں تھے ایسے ہی قر[illegible] و حدیث میں بے شمار واقعات موجود ہیں کہ فرشتے نور ہو کر بشری لبا[illegible] میں آئے۔

بشریت سے پہلے

بشریت و آدمیت و انسانیت [illegible] آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے [illegible] ہوا ان سے پہلے لم یکن شیئاً مذکورا۔ سورۃ دہر پ ۲۹ نہ تھا شے من[illegible] لیکن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت محمدیہ کے ساتھ [illegible] موجود بلکہ بوصف نبوت موصوف تھے تو یقیناً آپ نور تھے لیکن بشری[illegible]

یں تشریف لائے تو آپ کی بشریت بھی حق ہے لیکن عارضی نہ کہ حقیقی۔ (روح البیان پ۱۶ سورۃ مریم۔

مسلّم عقیدہ

تمام مخلوق سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پیدا ہوئے نہ کہ عرش و کرسی۔ اور عقل وغیرہ اس لیے کہ آپ کا ہی لقب، رحمۃ للعالمین ہے اور عالمین میں عرش، کرسی، عقل وغیرہ سب ہی شامل ہیں تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی رحمت کے محتاج ہیں اور محتاج بعد کو ہوتا ہے۔ محتاج الیہ پہلے اس سے ثابت ہوا کہ آپ تمام عالم سے پہلے ہیں تو اس وقت نور تھے اسی لیے ہم آپ کی حقیقت نور مانتے اور شکل بشری بھی مانتے ہیں لیکن عارضی نہ حقیقی۔

دعائے نور

بخاری و مسلم وغیرہ ہما کی احادیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم سے ایک دعائے منقول جس کا خلاصہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجعل فی قلبی نورا وبصری نورا وفی سمعی نورا وفی عصبی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعلنی نورا۔ اے اللہ میرے دل اور میری جان اور میری آنکھ اور میرے کان اور میرے گوشت پوست وخون

اور استخواں اور میرے زیر وزبر اور بال و پس و پیش اور چپ و راست اور ہر عضو میں نور رہ مجھے نور کر دے۔

فائدہ

علامہ عینی شارح بخاری و دیگر آئمہ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر دُعا مستجاب ہوئی اور منجملہ یہ دُعا قبول ہوئی تو آپ کو نور یعنی آپ کی بشریت کو بھی نوری ماننا چاہیئے

بشریت کیا ہے

گوشت پوست، خون وغیرہ اور پیدائش سے لیکر مرتے دم تک غلاظت و کثافت اور بدبو کا مارا اور نجس لیکن یہ عوارض حضور علیہ السلام میں توبہ، توبہ، آپ پیدائش سے لیکر تا وصال بلکہ بعد وصال خوشبو ہی خوشبو آپ کو جو ہاتھ لگائے وہ بھی معطر و معنبر آپ کا بول و براز سے لیکر پسینہ اور خون مبارک تک معطر و معنبر اور طیب و طاھر بلکہ جسے یہ چیزیں نصیب ہوں وہ نہ صرف پاک بلکہ تا زندگی تندرست اور مرنے کے بعد سیدھا بہشت میں اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ آپ کی بشریت حق ہے لیکن آپ کی بشریت ایسی لطیف کہ تمام ملکوتیوں، قدسیوں کی لطافت کی انتہا تو آپ کی لطافت کی ابتداء یعنی کسی لطیف سے لطیف تر شے کو آپ کی لطافت سے معمولی نسبت بھی نہیں اور اسی لطافت کے پیش نظر ہم آپ کی بشریت کو بھی نوری مانتے ہیں، اس کے باوجود کثافت و غلاظت بھرا کوئی انسان کہے کہ حضور علیہ السلام ہمارے

جیسے بشر ہیں تو اس پر حیف اور صد حیف ہے ۔ع

نور کیا ہے

کسی نے یہ سمجھ رکھا ہو کہ نور صرف روشنی کا نام ہے تو غلط ہے بلکہ نور ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کی بے شمار انواع ہیں اور حضور علیہ السلام ان تمام حقائق کے جامع ہیں اور وہی ظاہری روشنی والا نور بھی آپ تھے چند احادیث ملاحظہ ہوں ۔

(۱) ابن عباس نے فرمایا کہ آپ کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا ۔

فائدہ :- غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں حضور کے سامنے پھیکی پڑ جاتیں ۔ جیسے چراغ پیش مہتاب یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب (نفی الفئ) (۲) انہوں نے فرمایا کہ اذا تکلم رُئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ ۔ جب حضور کلام فرماتے تو دندان مبارک سے نور چھنتا نظر آتا (۳) حضرت ہند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یتلالا وجھہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتأملہ اشم انور المتجرد ۔ حضور کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا بلند بینی تھی اور اس پر نور کا بقعہ متجلی رہتا کہ آدمی خیال نہ کرے تو ناک اس روشن نور کے سبب بہت اونچی معلوم ہو ۔ کپڑوں سے باہر جو بدن تھا ۔ یعنی چہرہ اور ہتھیلیاں وغیرہ نہایت روشن و تابندہ تھا ۔ (۴) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کان الشمس تجری فی وجھہ

گویا آفتاب ان کے چہرہ میں رواں تھا اور فرماتے ہیں اذا ضحک یتلألأ المجدر
جب حضور تبسم فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

(۵) ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں لو رأتیہ لقلت الشمس طالعۃ اگر
تو انہیں دیکھتا تو ضرور کہتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہے۔

(۶) ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں۔ رأینا کان النور یخرج من فمہ
ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔

(۷) احادیث کثیرہ میں ہے کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پیدا
ہوئے ان کی روشنی سے بصرہ اور روم و شام کے محل روشن ہو گئے۔

(۸) روایات میں ہے۔ اضاء بہ ما بین المشرق والمغرب۔ شرق سے غرب
تک منور ہو گیا اور بعض میں ہے امتلأت الدنیا کلھا نوراً۔ تمام دنیا نور سے بھر
گئی۔ (۹) آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں رأیت نوراً ساطعاً من رأسہ
قد بلغ السماء۔ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتا دیکھا کہ آسمان تک پہنچ

(۱۰) ابن عساکر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت
کی میں (کپڑا) سیتی تھی۔ سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضور کے نور رخ مبارک کی شعاع سے سوئی ظاہر
ہو گئی۔ یعنی مل گئی۔ (خصائص کبری امام سیوطی رحمہ اللہ)

(۱۱) علامہ فاسی مطالع المسرات علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں، کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یضی البیت المظلم من نورہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورِ مبارک سے خانۂ تاریک روشن ہو جاتا (نفی الفی شریف)

فائدہ:- حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسّی نور بھی تھے۔ اور ھدایت کے بھی لیکن ع دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔ مزید فقیر کے رسالہ حضورِ حسّی نور ہیں" کا مطالعہ کیجئے۔

٢ شعبان المعظم ١٤١٢ھ

بہاولپور

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
ابوینِ مصطفےٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اویسی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر و ناظر کا ثبوت
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
سنی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بابا بیڑا
خطبۂ اویسیہ
شیعہ فرقے
شیعہ نما
شرح حدیثِ
شیعہ قرآن کو نہیں مانتے
وعظِ اویسیہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسول نعت
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور